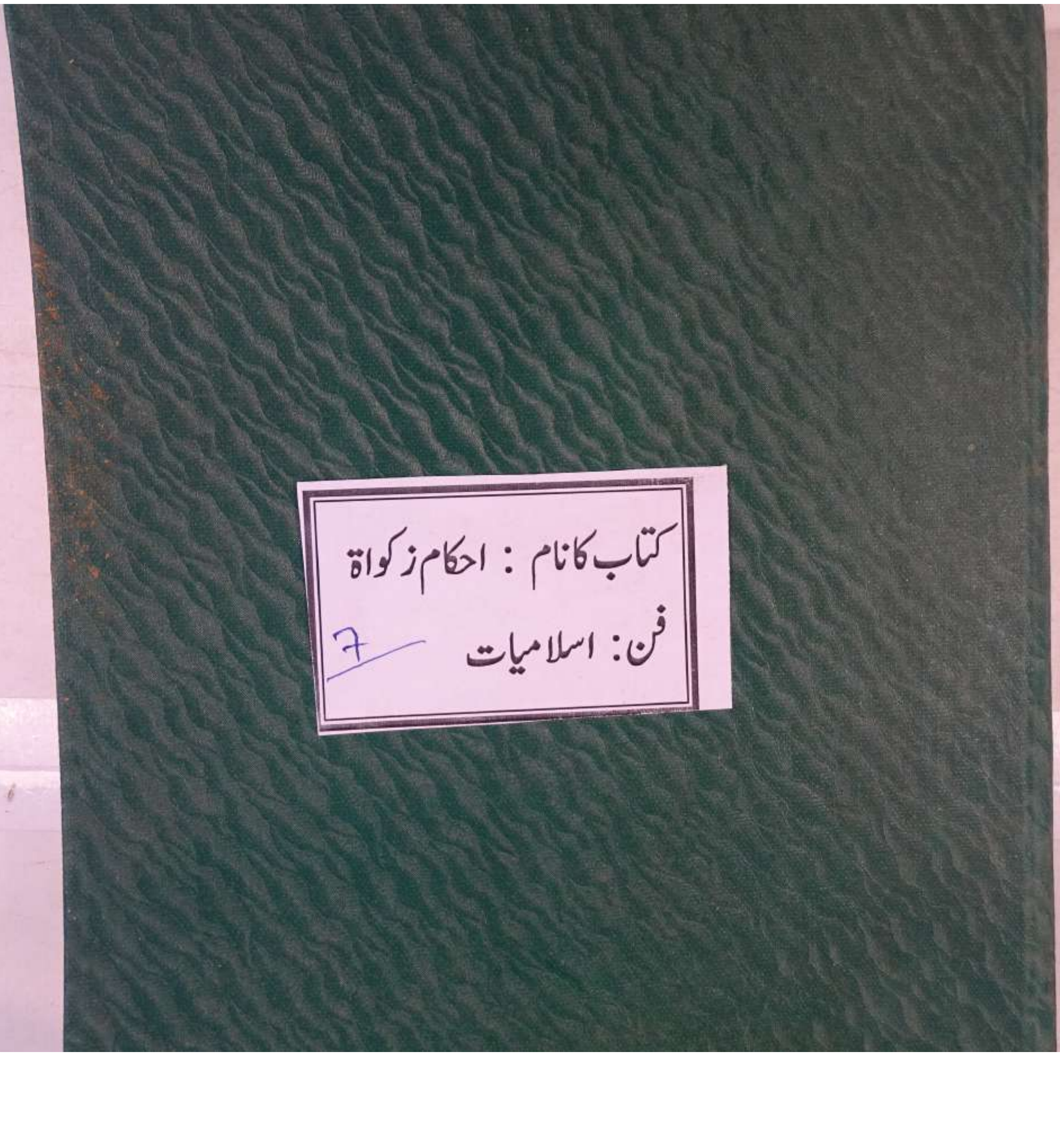
کتاب کا نام : احکام زکواۃ
فن: اسلامیات
7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ

محمد و علی آلہ [illegible] وسلم [illegible]

میں احکام زکوٰۃ بین امام اعظم ابو حنیفہ نعمان

بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کے مذہب پر ضرورات

سے مرتب کیا گیا ومن اللہ التوفیق -

قرآن مجید میں فرمایا وَاَقِیمُوا الـ[illegible]

الزکوٰۃ اور کھڑے کرو نماز اور

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ
ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ واقام
الصلوۃ وایتآء الزکوۃ والحج وصوم رمضان
روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام پانچ امر پر بنا
کیا گیا ہے گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ
اور محمد اللہ کے رسول ہین اور نماز کھڑے کرنا اور
زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کا روزہ رکھنا۔
اس حدیث کو بخاری اور مسلم اپنے صحیحین مین روایت
کئے ہین ۔ اسلام کے پانچ رکنون مین زکوۃ رکن ثالث

قال قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ
علی خمس شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ
وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ روایت ہی عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بنیاد اسلام پانچ امر پر بنا کیا گیا ہی گواہی دینا کہ کوئی اللہ کے سوا کوئی
معبود برحق نہین مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہین
اور نماز کھڑے کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور
رمضان کا روزہ رکھنا۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم
اپنے صحیحین مین روایت کئے ہین ۔ خدای تعالےٰ شانہ
قرآن مجید مین بیاسی جاے نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو ذکر

اور فریضہ محکم ہی. خداوند تعالےٰ قرآن مجید مین بیاسی ۱۲
نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو ذکر کیا ہی۔ اگر کسی نے زکوٰۃ کو جھٹلایا
تو کافر ہوگا۔ اور کوئی شخص اوسکے دینے سے انکار کرے
تو قتل کیا جائیگا۔
زکوٰۃ کی معنی لغت مین پاکی اور بالیدگی اور
ستایش کی ہی اور شرع مین مال کا ایک حصہ کو جو [illegible]
نے معین فرما دیا ہی خدا کے لئے ایک مسلمان فقیر [illegible]
یا اوسکا بندہ نہ ہو اسطرح دیدینا کہ اوسکی منفعت مالک سے
بالکل قطع ہو جاے ۔

اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے حق مین
قرآن مجید اور احادیث صحیحہ مین سخت
وعیدین ہین چنانچہ بخاری نے ابی ہریرہ رض
[illegible]
اسلام کے پانچ ارکان مین زکوٰۃ رکن ثالث
اور [illegible]

کیا ہی۔ اور زکوۃ ادا نہ کرنے والون کے حق مین قرآن
اور حدیث مین سخت وعیدین ہین چنانچہ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو اللہ تعالی نے کچھہ
مال دیا اور وہ اوسکی زکوۃ ادا نہین کی تو قیامت کے دن
وہ مال ایک سانپ کی جسکا سر مونڈلا اور اوسکے آنکھون
پاس سیاہ دو دھبے ہون شکل لیکر ظاہر ہوگا اور اوسکو
لپیٹیگا اور اپنے جبڑے مین لیکر کہیگا انا مالك
انا كنزك مین تیرا مال ہون مین تیرا خزانہ ہون اوسکے
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھی ولا یحسبن
الذین یبخلون بما اتاهم الله من فضله هو خیرا

لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ یعنی ~~اور نہ سمجھین جو لوگ~~
~~بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے اونکو دی ہی اپنے~~
~~فضل سے کہ یہہ بہتر ہی اونکے حق مین بلکہ یہہ برا ہی~~
~~اونکے واسطے آگے طوق پڑیگا اونکے جس پر بخل کیا تھا~~
~~دن قیامت کے اور اللہ وارث ہی آسمان اور زمین کا~~
~~اور اللہ جو تم کرتے ہو سو جانتا ہی~~۔ بخاری اور مسلم
ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی شخص جس پاس
اونٹ یا گاے یا بکرے ہون جسکا وہ حق (یعنی زکوۃ)

اور جن لوگون کو خدا نے اپنے فضل (و کرم)
سے (عطا کر) دیا ہی اور وہ اوس کے خرچ
مین بخل کرتے ہین وہ اس بخل کو اپنے حق
مین بہتر نہ سمجھیں (بہتر نہین)
اونکے حق مین بدتر ہی (اکیونکہ
کا بخل کرتے ہین عنقریب (قیامت کے
دن) اوسکا طوق بناکر اونکے گلے مین
پہنایا جائیگا اور آسمان و زمین (آخرکار)
کا وارث اللہ ہی ہی اور جو کچھہ بھی
تم لوگ کر رہے ہو اللہ کو اوسکی
(سب) خبر ہے

ادا نہین کرتا قیامت کے دن وہ (جانور) بہت ہی بڑے
اور تنومند لائے جاوینگے اونٹ اپنے پیرون سے اوسکو
روندینگے اور گای بکری اپنے سینگون سے اوسکو ٹکر
دینگے جب انکا آخری گزر چکیگا تو پھر پہلا لوتایا جائیگا
یہان تک کہ تمام لوگون کے مابین فیصلہ ہو لے۔

ابوداود نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہا جب یہہ آیت نازل ہوی وَالَّذِينَ
يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَى
عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ
وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ~~یعنی اور جو لوگ گاڑ رکھتے ہین~~
~~سونا اور~~ چاندی ~~روپیا اور خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین سو~~
~~اونکو خوشخبری سنا دکھ والی مار کی جسدن آگ دھکاوینگے~~
~~اوسپر دوزخ کی پھر داغینگے اُس سے اونکے ماتھے اور~~
~~کروٹین اور پیٹھین یہہ ہی جو تم گاڑتے تھے اپنے واسطے~~
~~اب چکھو مزا اپنے گاڑنے کا~~۔ تو مسلمانون پر بہت شاق
گذرا عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ مین تمہاری مشکل آسان
کرتا ہون اور چلدئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
جناب مین حاضر ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ یہہ آیت
آپکے اصحاب پر بہت ہی بھاری ہو گئی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے زکوۃ کو فرض نہین کیا

جمع کرتے رہتے اور اوسکو خدا کی راہ
مین خرچ نہین کرتے تو (ای پیغمبر)
اونکو (روز قیامت کے) عذاب
دردناک کی خوشخبری سنا دو جبکہ
دوزخ کی آگ مین (رکھ کر) اسکو
تپایا جائیگا پھر اوس سے اون
اورا کی کروٹین اور پیٹھین
جائینگے (اور اون سے کہا جائیگا کہ) یہہ
ہی جو تم نے اپنے لئے (دنیا مین)
جمع کیا تھا تو (آج) اپنے جمع کئے
کا مزا چکھو۔

مگر اسی لیے کہ تمہارا مال جو بچ رہا ہی اوسکو پاکیزہ کر دے
~~اور مواریث کو ٹھہرادیا اور ایسے ہی بات کہا تاکہ وہ تمہارے بعد کے~~
~~آنے والون کے لیے احکام ہون~~ یہہ سنکر حضرت عمر نے (اللہ اکبر
(تعجب/خوشی کی تکبیر کہی۔ اوسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ کیا مین تجھکو ایک بہترین خزانہ کی جو کوئی
شخص رکھتا ہی اطلاع نہ دون۔ وہ ایک نیک بی بی ہی
جب (صاحب) اوسکے طرف نظر کرتا ہی تو اوسکو خوش
کر دیتی ہی اور جب اوسکو کچھہ کہتا ہی تو فرمانبرداری کرتی
ہی اور جب کہین باہر رہتا ہی تو نگاہبانی کرتی ہی (اوسکے
مال کی اور عصمت کی) ۲ امام شافعی اور بخاری (تاریخ مین)
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہا کہ مین نے رسول اللہ

آور میراثون کو مقرر نہ کیا۔ اور آنحضرت نے
اسکے بعد ایک لفظ اور فرمایا (جسکو حدیث روایت
کرنے والے نے یاد نہ رکھا) مگر اسی لیے کہ تمہارے
بعد کے لوگون کا وہ مال ہو (یعنی وارثون
کو مال متروکہ سے معین مقدار دیے ~~جو حکم~~
خدای تعالیٰ نے جو حکم فرمایا اوس سے مال
کا جمع کرنا جائز ہونے پر دلالت ہی
کیونکہ اگر مال جمع نہ ہو تو میراث کے
احکام کی کیا ضرورت تھی)

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ فرماتے سنا کہ زکوٰۃ کسی مال کے ساتھ
نہ ملی مگر اوسکو تاراج کر ڈالی۔ حمیدی نے بخاری سے
اس حدیث کی معنی یہہ بیان کی ہی کہ جب کسی پر زکوٰۃ
واجب ہوگئی تھی اوس نے ادا نہ کیا تو حرام مال (جو زکوٰۃ
ہی) حلال مال کو (جو دوسرا ہی) تلف کر دیگا۔ امام احمد
بن حنبل نے کہا اس کی معنی یہہ ہی کہ کوئی غنی آدمی زکوٰۃ
لیوے کیونکہ یہہ فقرا کا حق تھا۔ (جب تونگر اپنے کو فقیر
دکھلاکے زکوٰۃ لیا تو اوسکا حلال مال بھی حرام مال کے ملنے سے تلف
ہوجائیگا کیونکہ تونگر کو زکوٰۃ لینا حرام ہی۔)
اسلام کے پانچ ارکان مین زکوٰۃ رکن
ثالث اور فریضۂ محکمہ ہی۔ اگر کسی نے زکوٰۃ کے حکم کو

جھُٹلایا تو کافر ہو جایگا۔ اور کوئی شخص اوسکے دینے سے
انکار کرے تو قتل کیا جایگا۔ بخاری اور مسلم ابی ہُریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہا کہ جب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرمائے اور آنحضرت کے بعد
ابوبکر خلیفہ بنائے گئے اور عربون مین جو کافر ہونا تھا
کافر ہو گیا (اور خلیفہ کے طرف سے اوپر چڑھائی کا تہیا
کیا گیا) تو عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے ابی بکر
(رضی اللہ عنہ) کو کہا آپ کس وجہ ان لوگون سے جنگ
کرنا چاہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرما دیا ہے کہ "مین مامور کیا گیا ہون کہ لوگون کے ساتھ
جنگ کرون یہان تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین بس

جو شخص لا الہ الا اللہ کہا اپنے مال کو اور اپنے جان کو
میرے سے پناہ مین رکھا اِلّا انکہ اوس پر (یعنے اوسکے
جان و مال پر) کوئی حق ہو اور اوسکا حساب خدا پر ہے"
ابوبکر رضی اللہ عنہ یہہ سنکر فرمایا اللہ کی قسم مین تو
اوس شخص کے ساتھ جو نماز اور زکوۃ مین جدائی ٹھرائے
جنگ ہی کرونگا کیونکہ زکوۃ حق مال ہے اللہ کی قسم
اگر وہ میرے کو یک بکری کا بچہ جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس پہنچاتے تھے نہ پہنچائیگے تو مین انکے اوپر
نہ پہنچانے پر جنگ کرونگا۔ حضرت عمر فرماتے ہین کہ
خدا کی قسم اس سے تو مین یہی سمجھ گیا کہ اللہ تعالے نے ابی بکر
کے دل کو جنگ کے لئے کھول دیا ہے اور یہہ بھی جانا کہ وہی

حق ہی -

زکوۃ کی معنی لغت مین پاکی اور بالیدگی
اور ستایش کی ہی اور شرع مین مال کے ایک حصہ کو
جسکو شارع علیہ السلام نے معین فرمادیا ہی خدا کیلئے
ایک مسلمان فقیر کو جو ہاشمی یا اوسکا بندہ نہ ہو اس طرح
دیدینا کہ اوسکی منفعت مالک سے بالکل قطع ہوجاے -

زکوۃ کے واجب ہونیکی شرطیں اور اسباب اور کن لوگون پر واجب ہی

عقل و بلوغ و اسلام و حریّت یعنے آزادی -
اور زکوۃ فرض ہونے کا سبب نصاب تام (نصاب
کی معنی شرع مین اسقدر مال جس سے کم مین زکوۃ واجب
نہین -) کا مالک ہونا ہی جسپر ایک سال گذر گیا اور فارغ
~~رہے قرض سے~~ کسی مطالبہ کرنے والے کے اور فارغ ~~رہے~~
اپنے حاجت اصلی ~~سے~~ (یعنی ہلاکت کے دفع کرنے کے لئے
جو چیز ہو مثلا کھانا۔ کپڑا۔ گھر۔ ہتیار۔ آلات حرفہ۔ اور
گھر کا سامان۔ اور سواری) اور نمو کرنے والا (یعنی ترقی پذیر)
ہو حقیقۃً (جیسا توالد تناسل) یا تقدیرًا (جیسا تجارت) گو
یہہ مال اپنے قبضہ مین رہے یا اپنے وکیل پاس -

قرض سے فارغ ~~رہے~~

سے فارغ رہی -

نذر (نذر کی معنی کسی فرض کے مانند چیز کو اپنے پر
واجب کر لینا خداتعالیٰ کے لئے) اور کفارہ (کفارہ کی معنی گناہ
کا بدلہ ہے جو شرع میں بعض جنایات میں وہ لازم گردانا گیا ہے)
اور صدقہ فطر اور حج واجب جو خداتعالیٰ کے دیون ہیں اور
کسی پر لازم ہو گئے ہیں اور بندے اوسکے مطالب نہیں ہیں
ویسا شخص قرضدار نہیں سمجھا جائیگا بلکہ اوس پاس
بقدر نصاب جو ملک ہو اوسپر زکوۃ واجب ہے۔
مال پر سال گذرتے ہی زکوۃ واجب ہو جاتی ہے
اگر اوسکی ادائی میں بلا عذر تاخیر کرے تو گنہگار ہوگا۔
سال جو گذرنا ہے اوس سے سال قمری مراد ہے
اگر ابتداء سال اور آخر سال میں نصاب کامل

رہے اور فیمابین سال میں کمی رہی تو زکوۃ ساقط نہیں ہوتی
اگر مال تجارت یا نقد کو اونکے جنس یا اونکی
غیر جنس سے بدل لے تو سال کا حکم منقطع نہیں ہوتا۔
(یعنی اس تبدل کی تاریخ سے سال شمار نہ ہوگا بلکہ
شروع سے) ~~یعنی تاریخ تبدل سے سال کا شمار ہوگا~~
~~نہ شروع سے~~۔
اگر سایمہ (یعنی چر کھانے والے جانور) کو
اونکے جنس یا اونکے غیر جنس سے بدل لے تو سال
کا حکم منقطع ہوتا ہے۔ (یعنے تاریخ تبدل سے سال کا شمار ہوگا نہ شروع سے)
جس شخص پاس نصاب ہو اور اثناء سال میں
اوسی نصاب کے قسم کا مال پیدا کرے (خواہ اوس

مال کی ترقی سے ہو یا میراث سے یا ہبہ یا اور کسی طرح
سے) تو پہلے مال کے ساتھ ملا کر کل کی زکوۃ دینا ہوگا۔
اگر کسی شخص پاس تجارت کے لئے بکرے
ہوں جنکی قیمت دو سو درہم کی ہے اور سال گزرنے
سے پہلے وہ جانور ہلاک ہو گئے اونکے چمڑوں
کو لیکر دباغت کیا اور اوسکی قیمت نصاب کو پہنچ
گئی ہے تو اوس پر بھی زکوۃ ہے۔
اگر کسی پاس شیرہ تجارت کا تھا اور اثنائے
سال میں وہ سرکہ ہو گیا اور اوسکی قیمت نصاب کے
مساوی ہوئی تو سرکہ ہونے سے سال پورا گذرنے
پر زکوۃ واجب ہوگی نہ کہ شیرہ رکھنے کے وقت سے۔

نصاب

نصاب پورا ہوئے پر سال گذرنے سے
پہلے اگر زکوۃ دیدے تو جائز ہے۔ نصاب پورا ہونے
سے پہلے جائز نہیں۔
اگر کسی پاس ایک ہزار ہوں اور دو ہزار کی
زکوۃ دیا اور کہا کہ سال گذرنے سے پہلے دوسرا ہزار
حاصل ہو جائے تو یہ اوسکی بھی زکوۃ ہے اگر حاصل
نہ ہو تو موجودہ ہزار کی سال آیندہ کی زکوۃ ہے تو کافی
ہوگی۔
اگر کسی پاس چارسو درہم تھے اور خیال کیا کہ
پانسو ہیں اور پانسو کی زکوۃ دیدیا بعدہ جانا کہ
چارسو تھے تو زیادہ زکوۃ جو دیدیا سال آئندہ کی محسوب کر سکتا ہے۔

زکوۃ کے ادا کی شرائط۔ اگر شرط پوری نہ ہو تو زکوۃ نہیں ہو سکتی

زکوۃ ادا کرتے وقت یا زکوۃ کی شے کو
جو واجب ہو گئی جدا کرتے وقت نیت کرنا چاھئے
(کیونکہ عبادات کے لئے نیت واجب ھے اور بغیر نیت
کے عبادت صحیح نہیں ہوتی)۔

نیت کیا کہ زکوۃ ادا کرونگا مگر زکوۃ دینے
کی شئی جو واجب ہو گئی تھی جدا نہ کیا اور سال تمام
بغیر نیت کے صدقہ دیتا رہا تو وہ زکوۃ کا معاوضہ نہیں
ہو سکتا۔

علے ھذا اگر کہدے کہ میں سال تمام میں جو صدقہ
دیتا رہا وہ زکوۃ تھی تب بھی وہ کافی نہیں۔

زکوۃ کے ادا کرنے کسی کو وکیل کرے تو وکیل
کو پہونچاتے وقت نیت کرنا کافی ہے۔

وکیل کے تحویل کرتے وقت نیت نہ کیا مگر
وکیل جس وقت مستحق کو دینے لگا تب مالک نے
نیت کیا تو بھی کافی ہے۔

اگر زکوۃ کسی ذمّی کے حوالہ کیا تاکہ فقراء
کو پہنچائے تو جائز ہے۔

وکیل پاس زکوۃ کی ادائی کے لئے رقم دیا
اور وکیل کسی مستحق کو وہ زکوۃ دینے سے پہلے مالک
مال نے وکیل کو کہا کہ رقم زکوۃ میں نہیں بلکہ نذر
(منت جو واجب تھی) میں صرف کرے تو
نذر ادا ہوگی نہ کہ زکوۃ۔

اگر کسی فقیر نے کوئی چیز کسی پاس
امانت رکھا تھا اور وہ امانت تلف ہوگئی امانت
رکھنے والے نے مالک کو دفعِ خصومت (یعنی جھگڑا
ٹوٹنے) کے لئے قیمت دیدے اور نیت کرے کہ
وہ زکوۃ ہے تو زکوۃ نہیں ہوسکتی۔

اگر فقیر کو بلا نیت کے کچھ دے اوسکے
بعد نیت کرے کہ وہ زکوۃ ہے۔ اگر مال فقیر پاس
موجود ہو تو زکوۃ ہوجائیگی اگر موجود نہ ہو تو زکوۃ نہیں
ہوسکتی

اگر کوئی شخص اپنے مال کو جو زکوۃ دینے کے

قابل ہوگیا تھا تمام تصدق کردے اور نیت نہ کرے
تو اوسکے ذمہ سے قرض ساقط ہوجائیگا۔ اگر نیت
نذر کی یا کسی اور واجب کی کیا تو جو نیت کیا تھا
وہ تو ادا ہوگی مگر زکوۃ کی ادائی بھی اوسپر واجب
ہوگی۔

اگر کسی شخص کا قرض کسی فقیر پر ہو اور قرضخواہ
اوسکو تمامی معاف کردے تو اوس قرضہ کی
واجب الادا زکوۃ ساقط ہوجائیگی نیت کرے
یا نہ کرے۔ اگر کسیقدر حصہ قرض کا معاف
کیا ہے تو اوسی قدر قرض کی زکوۃ ساقط ہوگی۔
اگر کسی غنی پر کسی کا قرض ہو اور سال گذرے

اوسکو

پر اوسکو بخش دے تو مالک مال کو زکوۃ دینا چاہئے۔

اگر کسی فقیر کو کہدے کہ فلان شخص سے جو
میرا قرضدار ہے قرضہ وصول کرلے اور زکوۃ کی
نیت کرے تو جائز ہے۔

اگر کوئی شخص کسی مسکین کو ہبہ اور قرض
کہہ کے کچھ دے اور زکوۃ کی نیت کرے تو کافی
ہوجائیگی۔

اگر کسی مستحق کو زکوۃ کے عوض مکان رہنے کو
دیا تو جائز نہیں۔

حاکم خلاف شرع جو صدقے اور محاصل اور
خراج اور جرمانے اور مصادرے ارباب مال

سے بجبر وصول کرتا ہے اگر دینے والا دیتے وقت
زکوۃ کی نیت کرے تو زکوۃ اوس سے ساقط
ہو جائیگی۔

اپنے اقربا کے بچون کو یا اوس شخص کو
جو کچھ خوشخبری یا باکورہ (یعنی ڈالی ~~لعد~~ موسم
کے پہلے پھل) لاتا ہے زکوۃ کی نیت سے کچھ
دے تو ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی خادمیں اور
ماماؤن کو عیدوں وغیرہ میں جو دیتا ہے
زکوۃ کی نیت کرکے دے تو زکوۃ ہوگی۔

زکوۃ کن لوگوں پر واجب نہیں

آنبیا علیہم السلام پر واجب نہیں۔
غلام پر گو تجارت کے لئے ماذون ہو۔
مکاتبؔ (مکاتب وہ غلام یا باندی ہے جسکو مالک نے
ایک معین مال ادا کرنے پر آزادی کا وعدہ لکھ دیا ہے)
~~پھر نکو تھا جب نہیں~~ علے ھذا مدبرؔ (مدبر وہ غلام یا باندی
ہے جسکو مالک نے اپنے مرنے کے بعد آزاد ہونا لکھ دیا ہے)
امّ ولدؔ (ام ولد سے مراد ایک باندی
ہے جسکو اوسکے صاحب سے بچہ ہوا ہو گو حمل ساقط بھی ہو)
اوس وہ غلام جو شریک تھا (خواہ باندی) اور بعض
اوسکا آزاد ہو گیا۔ واجب نہیں

قرضدار پر (بقدر اوسکے قرضہ کے) واجب
نہین - اگر بچت نصاب یا اوس سے زاید ہو تو اوسکی
زکوۃ دینا چاہئے - دین نقد کے قسم کا قرض ہو یا تول
ماپ کے قسم کا یا کپڑون کے قسم کا یا حیوانات
کا - اگر زکوۃ واجب ہونے کے بعد دین لاحق ہوا
ہے تو زکوۃ ساقط نہین ہوتی -

کافر پر -

صبی (یعنی بچہ) پر -

مجنون پر بشرطیکہ سالم سال مجنون رہا ہو
راہن (یعنی گرو کرنے والا) پر جسکی ملک
مرتہن (یعنی گرو رکھنے والا) کے قبضہ مین ہو زکوۃ

واجب

واجب نہین -

اگر کسی شخص کے ذمہ پر مہر ہو مؤجل
ہو یا معجل اور اوسکا مطالبہ ہو تو وہ بھی قرضدار
سمجھا جایگا اور اوس قدر مہر کی بھی اوسپر
زکوۃ نہین -

اگر کسی شخص کے ذمہ مہر مؤجل ہو لیکن
اوسکا مطالبہ نہ ہو (جیسا کہ عادت ہے) تو
وہ قرضدار نہین سمجھا جایگا اوسپر مال نصاب
کی زکوۃ واجب ہے -

کن چیزون پر زکوۃ واجب ہی

سایمہ یعنی چرکہانیے والیے جانورون پر جو میدانون

مین چہوڑ دیٔیے جاتی ہین دودھ دہین کے اور نسل کیے اور

قیمت بڑہنیے اور موٹے ہونیے کی غرض سیے - خواہ تجارت

کی غرض سیے -

اگر چند مہینہ چرتیے ہون اور چند مہینیا ونکو چارہ

دیا جاتا ہو تو اگر چرنیے کیے مہینے زیادہ ہون تو وہ سایمہ ہی ہے

نہین تو نہین -

سونا چاندی پر -

زراعت اور پہل -

ہر قسم کیے چیزین جو تجارت کیے لیٔیے ہون -

کن چیزون پر زکوۃ واجب نہین

مال نصاب سے کم ہو تو۔

اگر ملک تام نہ ہو تو زکوۃ واجب نہین

ملک تام سے مراد ملک مع قبضہ ہے ملک ہو
قبضہ نہ ہو جیسا مہر ہمدست ہونے سے پہلے یا انکہ
قبضہ ہو ملک نہ ہو جیسا کہ ملک مکاتب اور
مدیون تو اوسمیں زکوۃ واجب نہین ہوتی۔

راھن کی ملک جو مرتھن کے قبضہ مین
ہو۔

سکونت کے مکانات۔

بدن کے کپڑے۔

اثاث المنازل یعنی مکان کے فرش
ولوازم -
سواری کے جانور -
باندی غلام جو خدمت کے لئے ہون -
ھتیار جو استعمال کے لئے ہون -
اپنے اہل وعیال کے کھانے کے اشیا -
تجمل کے چیزان جو سونے چاندی
کے نہ ہون -
موتی - یاقوت - زمرد - الماس - اور
ایسے ہی تمام جواہر جو تجارت کے لئے نہ ہون -
تانبے کے فلوس جو تجارت کے لئے
نہ ہون -
کتب علم اہل علم کے لئے -
اہل حرفہ کے آلات (جس کے عین سے
منتفع ہوتا ھے اور اوسکا اثر باقی نہیں رہتا -
اگر اثر باقی رہے جیسا کہ رنگریز کسم یا اور قسم
کے رنگ خرید کر رکھا جس سے اجرت پر
لوگون کے کپڑے رنگ دے اور اوس پر سال
گذر جائے تو نصاب کی مقدار ہونے کی صورت
مین زکوۃ واجب ھے - کیونکہ رنگ کپڑون پر
موجود ھے - اگر دہوبی صابون خریدے اور
کپڑے اوس سے اجرت پر دہو دے چونکہ

صابون کا اثر کپڑون مین نہین ہے تو زکوۃ واجب
نہین - گو صابون نصاب کو پہنچا ہو -

سایمہ یعنی چر کھانے والے جانور جو سواری
اور بار برداری کے لئے رمنون مین چھوڑے
گئے ہون یا ادنکا گوشت کھانے کی غرض سے -

سایمہ یعنی چر کھانے والے جانور جن پر
زکوۃ واجب ہے اگر نصف سال تک چارہ
دے کر پالے جاوین تو وہ سایمہ نہیں ہوتے اور
نہ ادن پر زکوۃ واجب ہوتی ہے -

گھوڑے (نر ہون خواہ مادہ) البتہ اگر
تجارت کے لئے ہون تو ادسکی زکوۃ دینا چاہئے

خواہ

خواہ چرائی پر ہون یا چارہ پر -

خچر - گدھے - چیتے - شکاری کتے - ان پر
بھی زکوۃ نہین البتہ اگر تجارت کے ہون تو ان کی
زکوۃ دینا -

ناگر - موٹ کشی - اور بار برداری کے
جانورون پر بھی زکوۃ نہیں گو چرائی کے ہون -

بکری کے بچے - گای کے بچھڑے - اونٹ
کے بچے جو یک سال سے کم سن کے ہون اون
کی بھی زکوۃ واجب نہیں -

اگر کسی نے (تانبے) پیتل کے دیگین
لے رکھا اور کرایہ پر چلایا تو اوسپر زکوۃ نہین

جیسا کہ غلہ کے کوٹھوں کو زکوۃ نہیں۔

أ

اونٹوں کی تعداد

پانچ اونٹ سے ۹ تک   ایک شاۃ (یعنی

بکری جسپر یک برس گذر کر دوسری سال مین ہو)

۱۰ سے ۱۴ تک   ۲ بکریان

۱۵ سے ۱۹ تک   ۳ بکریان

۲۰ سے ۲۴ تک   ۴ بکریان

۲۵ سے ۳۵ تک   ابنت مخاض (یعنی

اونٹ کا مادہ بچہ جو ایک سال سے گذر کر دوسرے

سال مین ہو)۔

۳۶ سے ۴۵ تک   ابنت لبون (یعنی

اونٹ کا مادہ بچہ جو دو سال سے گذر کر تیسری سال مین ہو۔

۴۶ سے ۶۰ تک ۱ حقہ (یعنی اونٹ
کا مادہ بچہ جو تین سال سے گذر کر چوتھے سال مین ہو)

۶۱ سے ۷۵ تک یک جذعہ (یعنی اونٹ
کا مادہ بچہ جو چار سال سے گذر کر پانچوین سال مین ہو)

۷۶ سے ۹۰ تک ۲ بنت لبون

۹۱ سے ۱۲۰ تک ۲ حقے

جب یک سو بیس سے زیادہ ہون تو از سر نو پھر
حساب شروع کرے۔ یعنی ہر پانچ کو یک شاۃ مع
دو حقے

۱۲۱ سے ۱۲۴ تک دو حقہ

۱۲۵ سے ۱۲۹ تک دو حقہ اور ایک شاۃ

۱۳۰ سے ۱۳۴ تک دو حقے اور ۲ شاۃ

۱۳۵ سے ۱۳۹ تک ۲ حقے اور ۳ شاۃ

۱۴۰ سے ۱۴۴ تک ۲ حقے اور ۴ شاہ

۱۴۵ سے ۱۴۹ تک ۲ حقے اور یک بنت مخاض

۱۵۰ کو ۳ حقہ (اس
مین بنت لبون نہین ہے اور یہ فارق ہے اس مین
اور حساب مابعد مین)۔

پھر حساب از سر نو شروع کرے یعنی ہر پانچ
کو یک شاۃ مع ۳ حقے

۱۵۱ سے ۱۵۴ تک ۳ حقہ

۱۵۵ سے ۱۵۹ تک ۳ حقے اور ایک شاۃ

۱۶۰ سے ۱۶۴ تک ۳ حقے اور ۲ شاۃ

۱۶۵ سے ۱۶۹ تک ۳ حقہ اور ۳ شاۃ

۱۷۰ سے ۱۷۴ تک ۳ حقہ اور ۴ شاۃ

۱۷۵ سے ۱۸۵ تک ۳ حقہ اور یک بنت مخاض

۱۸۶ سے ۱۹۵ تک ۳ حقہ اور یک بنت لبون

۱۹۶ سے ۲۰۰ تک ۴ حقہ

پھر حساب از سر نو شروع کرے بحساب مابعد
۱۵۰۔ یعنی ہر پانچ کو یک شاۃ اور ہر پچاس یک حقہ
(اور ابتدا اِس حساب کا اوس ابتدا کے طرز
کا نہین ہے جو ایک سو بیس کے بعد کا تھا
اور دونون مین فرق یہہ ہے کہ اِس ابتدا ثانیہ

مین

مین بنت لبون واجب ہوگئی ہے اور ابتداء اولے
مین وہ معدوم ہے)

۲۰۱ سے ۲۰۴ تک ۴ حقہ

۲۰۵ سے ۲۰۹ تک ۴ حقہ اور ایک شاۃ

۲۱۰ سے ۲۱۴ تک ۴ حقہ ۲ شاۃ

۲۱۵ سے ۲۱۹ تک ۴ حقہ ۳ شاۃ

۲۲۰ سے ۲۲۴ تک ۴ حقہ ۴ شاۃ

۲۲۵ سے ۲۳۵ تک ۴ حقہ ابنت مخاض

۲۳۶ سے ۲۴۵ تک ۴ حقہ ابنت لبون

۲۴۶ سے ۲۵۰ تک ۵ حقہ

بختی اونٹ (یعنی خراسان کا اونٹ جسکو

دو کوہان ہوتے ہین) اور عربی اونٹ دونون کا
حکم ایک ھے۔

ادنی مین جو سایمہ اونٹون پر زکوۃ واجب
کرتا ھے بنت مخاض (یعنی اونٹ کا یک سالہ بچہ)
یا اوس سے اوپر ھے۔

چھوٹا بچہ اور اندھا بھی اوس مین شمار ہوگا۔
زکوۃ کی ادائی مین چھوٹا اور اندھا نہ دینا
چاھئے۔

اپنے بچہ کو دودھ پلانے والی اونٹنی یا وہ
جسکو کھانے کے لئے پالتے ہین یا گابھہ یا فحل
(آنڈو) اور عمدہ جانور زکوۃ وصول کرنے والا کو

نہ لینا چاھئے بلکہ متوسط درجہ کے جانور لینا چاھئے
زکوۃ مین دینے کے جیسے جانور ھین ویسے
نہ ہون بلکہ اعلے قسم کے ہون تو وہی اعلے دیکر
زیادتی کی قیمت لے لینا یا قیمت ہی دیدینا۔

اونٹون کی زکوۃ مین مادہ دینا واجب ھے
نر کافی نہین اگر نر ہو تو مادہ کی قیمت کا دینا چاھئے

گای بیل کی مقدار

۳۰ سے ۳۹ تک ـ یک تبیع یا تبیعہ یعنی
گای کا بچھڑا یا بچھڑی جو ایک سال سے گذر کر دوسرے
سال مین ہو۔

۴۰ کو — یک مُسِن یا مُسِنۃ
یعنی گای کا بچھڑا یا بچھڑی جو دو سال سے گذر
کر تیسرے سال مین ہو

۴۱ کو ـ یک مسن یا مسنہ اور $\frac{1}{40}$ مسنہ
۴۲ کو — ایضا اور $\frac{2}{40}$ مسنہ
۴۳ کو — ایضاً اور $\frac{3}{40}$ مسنہ
۴۴ کو — ایضاً اور $\frac{1}{10}$ مسنہ

عام قاعدہ کے لحاظ سے
کسرات کو واضح کر سکتے ہیں

۴۵ کو — الفاً اور ۱/۸ منہ

۴۶ کو — الفاً اور ۳/۲۰ منہ

۴۷ کو — الفاً اور ۷/۴۰ منہ

۴۸ کو — الفاً اور ۱/۵ منہ

۴۹ کو — الفاً اور ۹/۴۰ منہ

۵۰ کو — الفاً اور ۱/۴ منہ

۵۱ کو — الفاً اور ۱۱/۴۰ منہ

۵۲ کو — الفاً اور ۳/۱۰ منہ

۵۳ کو — الفاً اور ۱۳/۴۰ منہ

۵۴ کو — الفاً اور ۷/۲۰ منہ

۵۵ کو — الفاً اور ۳/۸ منہ

۵۶ کو — الفاً اور ۲/۵ منہ

۵۷ کو — الفاً اور ۱۷/۴۰ منہ

۵۸ کو — الفاً اور ۹/۲۰ منہ

۵۹ کو — الفاً اور ۱۹/۴۰ منہ

۶۰ کو — دو تبیع یا دو تبیعہ

اور اسکے بعد ہر تیس کو یک تبیع یا تبیعہ
اور ہر چالیس کو یک سن یا سنہ بڑھانا چاہیے

مثلاً —

۷۰ کو یک سن اور یک تبیع

۸۰ کو دو سنے

۹۰ کو تین تبیعا

۱۰۰ کو یک مسنہ اور دو تبیع

اگر مسنہ خواہ تبیعہ زکوۃ مین دئے جانے
کے لئے دونون کا احتمال ہو تو زکوۃ دینے والے
کو اختیار ہے جو چاہے دے مثلا ۱۲۰ کو تین
مسنہ زکوۃ مین دے خواہ چار تبیعہ۔

بھینس کھلگا۔ گای بیل کے مانند ہے
تکمیل نصاب کے لئے ایک کو دوسرے کے ساتھ
ملالینا واجب ہے۔ اور زکوۃ ادمنین جو غالب
ہو اوس سے لینا۔ اگر دونون قسم ساوی
ہون تو ادنے قسم سے اعلے اور اعلے قسم سے
ادنی ملاکر لینا۔

اور مادہ

نر اور مادہ اس مین دونون برابر ہین
مگر بیلون کی زکوۃ مین نر بچھڑا اور گایون کی زکوۃ
مین مادہ بچھڑی دینا افضل ہے

ادنی سن جو ان گای بیل کی زکوۃ مین
اعتبار کیا جاتا ہے یک سال سے گذر کر دوسرے
سال مین ہون۔

شہری اور جنگلی گاے کے مابین جو پیدا
ہو اوس مین مان کا اعتبار کیا جائگا۔

بکرون کی مقدار

۴۰ سے ۱۲۰ تک یک شاۃ

یعنی مینڈی خواہ چھیلی ہے اور وہ ثنی ہونا چاہیے یعنی یک
سال کی پوری ہو۔

۱۲۱ سے ۲۰۰ تک دو شاۃ

۲۰۱ سے ۳۹۹ تک ۳ شاۃ

۴۰۰ کو ۴ شاۃ

اسکے بعد ہر یک سو کو یک شاۃ ہے۔

بکرون مین چھیلے ہی داخل ہین۔ نصاب کے لئے دونون
ملا لینا چاہئیے۔

ادنی سن جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے ثنی ہے یعنی

یک سال تمام ہو کر دوسرے سال مین ہو -

اگر کسی شخص پاس ۱۲۰ بکرے ہون جسکے لیئے
یک شاۃ زکوۃ واجب ہے زکوۃ وصول کرنے والیے کو یہ حق
نہین ہے کہ اوسکو ۴۰ - ۴۰ - ۴۰ کی تفریق کرکے تین
شاۃ زکوۃ لے -

بکری اور ہرن کے مابین جو پیدا ہو اوسمین ماں کا
اعتبار ہے -

ا

چاندی اور سونا کی مقدار

درہم - مثقال - قیراط کو
ملکی کے دوران مروجہ سے
معلومات کرنے کی ضرورت ہے

چاندی کے دو سو درہم پر پانچ درہم زکوۃ واجب ہے
اوسکے بعد ہر چالیس درہم کو ایک درہم - سونے کے بیس مثقال
پر نصف مثقال زکوۃ واجب ہے اوسکے بعد ہر چار مثقال
کو دو قیراط -

چاندی سونا مضروب ہو یا نہو - مصوغ ہو - (یعنی بگھلا کر
یا گھڑا کر ہو) یا غیر مصوغ ہو - مردون کا زیور ہو یا عورتون کا
ریتی ہو یا گدی -

زیور مین گھوڑون زیور اور تلوار کی آرایش اور مصحف مجید کا
حلیہ اور کمربند اور پڑتلہ اور لگام اور زین اور تمام قسم کے
برتن جو بلا استعمال صرف تجمل اور زینت کی لیئے گھر مین

ر کھتے ہیں شامل ہیں۔

چاندی سونے کی زکوۃ میں وزن کا اعتبار ہے

نہ کہ قیمت کا۔ اگر کسی پاس چاندی کی ابریق ہو جسکا وزن

۱۵۰ درہم ہو جو کم از نصاب ہے اور اوسکی قیمت دوسو

درہم ہو تو اوسکی زکوۃ واجب نہیں۔

مثقال وہی ایک دینار ہے جسکا بیس قراط وزن ہے

اور درہم کا وزن چودہ قراط ہے اور ایک قراط

کا وزن پانچ جو کے دانے ہیں (یہاں ملک ہند کے

حساب سے ایک مثقال کا وزن ساڑھے چار ماشہ کے

اور ایک ماشہ ساڑھے ۸ سرخ یعنے گھنگچی کے ہے

اور درہم وزن میں ساڑھے ہے ۳ ماشہ کے۔

اسقدر معلومات افادۂ عام کیلئے کافی ہیں زیادہ تفصیل و تشریح کی ضرورت نہیں

اشیاء تجارتی کی مقدار

تجارت کا سامان جو کچھہ کہ ہو (اسمین یاقوت زمرد موتیان اور جواہر بھی شامل ہین) چاندی اور سونے کے نصاب کو پہنچے تو اوسپر زکاۃ واجب ہے۔ سامان کے ساتھہ نقدی بھی جو تجارت کی ہے ملانا چاہئے۔

تجارت کا سامان گو مختلف قسم کا ہو مگر اوسکو ایک دوسرے سے ملا لینا چاہئے۔

تجارت کے سامان کا حساب مضروب سکون سے کرنا چاہئے۔

درہموں کے حساب سے یہہ قیمت ٹہرا دے یا دیناروں کے اختیار ہے۔

اگر کسی پاس تجارت کا غلہ تھا مثلاً دو سو خریطہ
گیہون اور اوسکی قیمت دو سو درہم نصاب کے برابر تھی
اور سال پورا گذرا اور نرخ گھٹا یا بڑھا تو زکاۃ اگر اوسی غلہ
سے ادا کرتا ہے تو پانچ خریطہ دینا چاہیے اگر قیمت سے زکوۃ
ادا کرتا ہے تو جس تاریخ زکاۃ واجب ہوئی تھی اوس تاریخ
کی قیمت سے زکاۃ دے ۔

اگر نانبائی لکڑی اور نمک روٹیون کے لیے لیے
رکھا تو اوسمین زکوۃ نہین ۔ اگر تل روٹی کے اوپر لگانے
لیے رکھا تو زکوۃ واجب ہے ۔

زکوۃ کن لوگون کو دینا

قال اللہ تعالی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِينِ
وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ
وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ~~زکوۃ جو ہے سو حق ہے مفلسون~~ کا اور محتاجون
کا اور اوس کام پر ~~کنے جانے والون کا اور جن کا دل پرچانا~~
ہے اور گردن چھڑانے مین اور جو تاوان بھرین اور
اللہ کی راہ مین اور راہ کے مسافر کو ٹھرادیا ہے اللہ کا
اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا - - - - - -
- - بموجب اس نص قرآنی کے آٹھون صنف پر زکوۃ
تقسیم ہوتی تھی مگر جب اسلام قوی ہوگیا تو مولفۃ القلوب

خیرات (کا مال) تو بس نقیرون کا حق
جو صدقات (کے وصول کرنے) پر
(تعینات) ہیں اور اون لوگون کا
جن کے دلون کا پرچانا منظور ہی
(ان مصارف مین زکوۃ کو خرچ کیا جائے)
اور نیز قید غلامی سے غلامون کی
گردنوں کے چھڑانے مین اور نیز
حق ہی قرضدارون کا اور خدا کی
راہ (جہاد کرنے والون کا) اور مسافرون
کا (یہہ حقوق) اللہ کے ٹھرائے ہوئے
(ہین) اور اللہ جاننے والا اور حکمت
سعدن ... والا ہے ۔

یعنی نومسلم اس سے خارج ہوئے - امام الاسبیجابی
شرح طحاوی مین ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نومسلمون کو صدقہ دیتے تھے تاکہ اونکے دلون
کو اسلام طرف گرویدہ کرین جب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم رحلت فرمائے تو مؤلفۃ القلوب ابی بکر
رضی اللہ عنہ پاس آئے اور خط کی جو اون پاس
تھا تبدیلی چاہی تو دوسرا خط بدل کر دیا گیا اور
وہ لوگ یہہ خط لیکر عمر رضی اللہ عنہ پاس آئے اور
کیفیت بیان کئے حضرت عمر نے اون سے وہ خط
لیا اور چاک کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم تمکو اسلئے دیتے تھے کہ تمکو اسلام طرف

گرویدہ کرین اب اللہ نے اسلام کو معزز کر دیا -
اور ہمارے تمہارے مین تلوار ہے یا اسلام —
مؤلفۃ القلوب پھر ابی بکر پاس لوٹ گئے اور عرض
کئے کہ تم خلیفہ ہو یا عمر خلیفہ ہے تو حضرت ابوبکر
نے فرمایا عمر ہی خلیفہ ہے ان شاء اللہ - اور
حضرت عمر کے اس فعل کو کچھہ برا نہ سمجھے - اوس دن
سے مؤلفۃ القلوب کا حق باطل ہو گیا اور صرف
سات صنف مستحق رہ گئے - (مگر امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ پاس نومسلمون کو بھی زکوۃ دینا
فرض ہے) تحقیق حسب ذیل ہین -
پھلا - فقیر - یعنے وہ شخص جس کے پاس

کچھہ چیز ہے مگر نصاب سے کم۔ یا نصاب ہے مگر
ترقی پذیر نہین۔ اور اوسکے پاس حاجت بن گئی
ہوئی ہے۔ (فقیر جاہل کو زکوۃ دینے سے فقیر عالم
کو دینا افضل ہے)۔

دوسرا مسکین۔ یعنی وہ شخص جسکو
کچھہ نہین ہے اور اپنے قوت کے لئے یا بدن کو ڈھانپنے
کے لئے سوال کرنے کی احتیاج رکھتا ہے اور ایسا
سوال اوسکو جائز ہے (بخلاف فقیر کے کیونکہ جس
پاس بدن ڈھانپنے کے لئے کپڑا ہو اور ایک دن
کا قوت رکھتا ہو اونسکو بھیک مانگنا جائز نہین)
تیسرا۔ عامل۔ جسکو حاکم نے صدقے اور

امں

زمین کے پن وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔
(یہان یہ صورت باقی نہین)۔

چوتھا۔ رقاب۔ وہ لونڈی اور غلام ہین
جنکو اونکے مالک نے ایک معین رقم ادا کئے بعد آزاد
کرنے کا وعدہ کیا ہے اور وہ اپنے کو آزاد کرانے
کے لئے رقم کے تردد مین ہین۔ (یہان یہ صورت
بھی مفقود ہے)۔

پانچوان۔ غارم۔ وہ شخص ہے جس پر
قرض لازم ہوگیا ہے اور اوسکے قرضہ سے بچ کر
بقدر نصاب کوئی چیز اونکے پاس نہین ہے
یا آنکہ اوسکو مال ہے مگر ایسے لوگون کے ذمہ ہے

جسکو وہ وصول نہین کر سکتا ایسے شخص کو جس پر

قرض ہے صدقہ دینا فقیر کو دینے سے اَولیٰ ہی۔

چھٹا - فی سبیل اللہ - یعنی وہ شخص جو جہاد

کے لئے یا حج کے لئے نکلا ہے اور راستہ مین خرچ

نہ ہونے سے ٹھر گیا ہے۔

ساتوان - ابن السبیل - یعنی وہ شخص

جو غیر وطن مین اپنے مال سے دور پڑ گیا ہی۔ اسکے

ساتھ وہ شخص بھی ابن السبیل سمجھا جاتا ہی

جو اپنے ہی وطن مین ہو لیکن اپنے مال سے دور

پڑ گیا ہی۔

ایسے شخصون کو صرف اپنے حاجت کے

ذاتی

موافق زکوۃ لینا چاہئے حاجت سے زاید لینا حلال

نہین - اور ان لوگون کو صدقہ قبول کرنے سے

قرض لینا اچھا ہے۔

زکوۃ دینے والے کو جائز ہے کہ زکوۃ

ان اقسام کے لوگون مین تمام قسم کے لوگون کو دے

یا ایک ہی قسم کے لوگون کو اور یہہ بھی جائز ہے

کہ صرف ایک ہی شخص کو دے۔ (امام شافعی

رحمۃ اللہ علیہ پاس ہر قسم مین کم سے کم تین تین

شخص کو دینا چاہئے)

زکوۃ جو دینا ہے نصاب کی مقدار نہ ہو

تو وہ ایک ہی شخص کو دیدینا افضل ہے۔

ایک ہی شخص کو پورا نصاب یعنی دوسو درہم اوراس سے بڑھ کر دینا مکروہ ہے۔ اگر دیدیا تو ناجائز بھی نہین ۔

ایک ہی شخص کو پورا نصاب دینا اوسوقت مکروہ ہے جب وہ قرضدار نہ ہو۔ اگر قرضدار ہو اور قرضہ کی ادائی کے بعد اوسکے پاس کچھ بچ نہین رہتا یا بچ رہتا ہے مگر دوسو درم سے کم بچتا ہے تو دینا کچھ مضایقہ نہیں۔

ایسا ہی اگر وہ شخص عیال والا ہو اور وہ اپنے عیال پر بانٹے تو ہر یک کو دوسو درہم سے کم ملیگا تو تب بھی مضایقہ نہین ۔

اگر کسی پاس کتابین ہین جسکی قیمت دو سو درہم ہے مگر پڑھنے یا علم کو یاد رکھنے یا تصحیح کے لئے کتابون کی اوسکو حاجت ہے اور وہ کتب فقہ کے ہوں یا حدیث کے یا ادب کے تو ایسے شخص کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

غنی کے زوجہ کو جو فقیرہ ہو زکوۃ دینا جائز ہے۔

زکوہ اور فطرہ اور نذر (یعنی کسی فرض کے مانند چیز کو اپنے پر واجب کر لینا خدا کے لئے) جو مستحقین کو دینا ہے اونمین افضل بھلے بھایان اور بھنان ہین انکے بعد اونکی اولاد

اونکے بعد چچایان اور پھوپیان اونکے بعد اونکی
اولاد اونکے بعد ماموان اور خالایان اونکے بعد اونکی
اولاد اونکے بعد ذوی الارحام (ذوی الارحام سے مراد
وہ رشتہ دار ھین جنکو کوئی ترکہ کا حصہ مقرر نہین
اور نہ وہ عصبہ ھین یعنی کوئی شخص جسکو دوسرے
کسی کے ساتھ رشتہ ہونے مین کوئی عورت کا واسطہ
نہین) اونکے بعد پڑوسی - اوسکے بعد اپنے
ہم پیشہ اونکے بعد اپنے شہر یا قصبہ کے لوگ -

زکوۃ کن لوگون کو نہ دینا اور کس کام مین صرف نہ کرنا

ذمیون کو زکوۃ دینا جائز نہین - تطوع
صدقہ دینا جائز ھے - (تطوع - فرض اور واجب سے
سوا جو ہو)

زکوۃ کی رقم سے مسجد یا پل یا آبدار خانہ
یا نہر بنانا یا ایسا کام کرنا جس سے زکوۃ مین دی
ہوئی چیز کا زکوۃ لینے والا پورا مالک نہین ہوتا
جائز نہین -

زکوۃ کی شے سے میت کا کفن کرنا جائز
نہین اور نہ اوس سے میت کا قرضہ ادا کرنا جائز
ھے -

اونکے بعد چچایان اور پھوپیان اونکے بعد اونکی اولاد اونکے بعد ماموان اور خالایان اونکے بعد اونکی اولاد اونکے بعد ذوی الارحام (ذوی الارحام سے مراد وہ رشتہ دار ہین جنکو کوئی ترکہ کا حصہ مقرر نہین اور نہ وہ عصبہ ہین یعنی کوئی شخص جسکو دوسرے کسی کے ساتھ رشتہ ہونے مین کوئی عورت کا واسطہ نہین) اونکے بعد پڑوسی - اوسکے بعد اپنے ہم پیشہ اونکے بعد اپنے شہر یا قصبہ کے لوگ -

زکوۃ کن لوگون کو نہ دینا اور کس کام مین صرف نہ کرنا

ذمیون کو زکوۃ دینا جائز نہین - تطوع صدقہ دینا جائز ہے - (تطوع - فرض اور واجب سے سوا جو ہو)

زکوۃ کی رقم سے مسجد یا پل یا آبدار خانہ یا نہر بنانا یا ایسا کام کرنا جس سے زکوۃ مین دی ہوئی چیز کا زکوۃ لینے والا پورا مالک نہین ہوتا جائز نہین -

زکوۃ کی شے سے میت کا کفن کرنا جائز نہین اور نہ اوس سے میت کا قرضہ ادا کرنا جائز ہے -

زکوۃ کی رقم سے غلام خرید کے آزاد کرنا
بھی جائز نہیں۔
زکوۃ اپنے اصل کو (یعنی ماں باپ دادا دادی) یا اپنے فروع (یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی) کو دینا یا اپنے زوجہ کو دینا یا زوجہ اپنے شوہر کو دینا جائز نہیں۔
زکوۃ اپنے باندی غلام اور مکاتب اور مدبر اور ام ولد کو دینا جائز نہیں۔ (مکاتب اور مدبر اور ام ولد کی معنی پہلے گذری ہے)۔
جو شخص کہ کسی قسم کے مال کا دراہم ہوں یا دنانیر یا جانور یا سامان تجارت کا ہو یا غیر تجارت کا

ایک سال

ایک سال کے حاجت سے بڑھ کر بقدر نصاب مالک رہنے۔ حاجت سے مراد اوسکے خوراک اور مکان اور اثاث البیت اور لباس اور خادم اور سواری اور ہتیار کے اخراجات ہیں۔
غنی کے کم عمر بچہ کو۔ (غنی کے بڑے بچہ کو جو فقیر ہو یا باپ کو یا عورت کو یا عورت غنیہ کے کم عمر بچے کو زکوۃ دے تو جائز ہے۔)
بنی ہاشم کو۔

(بنی ہاشم کو زکوۃ یا نذر یا کفارہ کی رقم
لینا اسلئے جائز نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے" ای بنی ہاشم اللہ تعالے تمہارے
پر لوگون کے غسالہ اور اوساخ کو حرام کیا ہے
اور اوسکے عوض خمس الخمس دیا ہی" غسالہ کی معنی
دہونے سے جو میل اور چرک نکل آتا ہی۔ اور اوساخ
جمع وسخ کی اوسکی معنی بدن کی میل کی ہے۔ مگر
صدقات تطوع بنی ہاشم کو دیوین تو جائز ہے)۔

تطوع کی معنی [illegible] بیان [illegible] ہیں

بنی ہاشم کے باندی غلامون کو۔
اگر فقیر سمجھہ کر کسی کو زکوۃ دیدیا اوسکے
بعد معلوم ہوا کہ وہ غنی ہے یا ہاشمی ہی یا کافر ہی۔ یا آنکہ

اندھیرا

اندھیرے مین زکوۃ دیا بعدہ معلوم ہوا کہ جسکو
دیا ہے وہ اوسکا باپ ہے یا بیٹا ہے تو پھر
زکوۃ مکرر دینے کی ضرورت نہیں۔ امام ابو یوسف
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زکوۃ مکرر دینا چاہئے۔
اگر کسی شخص کو زکوۃ دیدیا بعدہ معلوم
ہوا کہ وہ اوسکا غلام تھا یا مکاتب تھا تو کافی نہیں
مکرر زکوۃ دینا چاہئے۔

اس اصلاح کے [illegible]

فطرہ کے احکام

صدقۂ فطرہ واجب ہی آزاد مسلمان پر جو اوسکے حوایج اصلی سے بچ کر نصاب کے مقدار کا مالک ہو (حوایجِ اصلی اور نصاب کی معنی پہلے بیان ہوے ہین)۔

ایسے آزاد مسلمان مالکِ نصاب پر اوسکا اور اوسکے نابالغ بچون کا (جو فقیر ہون) اور بالغ بچون کا جو مجنون یا معتوہ (فاتر العقل) ہون اور اوسکے باندی غلام کا (گو کافر ہون) اور مدبّر اور ام ولد کا واجب ہی۔ (مدبّر اور ام ولد کی معنی پہلی بیان ہوے)

اگر باپ فقیر مجنون ہو تو اوسکا فطرہ بھی بیٹے پر واجب ہی۔ زوجہ کا فطرہ مرد پر واجب نہین۔ اور نہ بالغ بڑے

بچون کا (گو فقیر یا معذور ہونی کی وجہ سے باپ ہی اونکی
پرورش کرتا ہو) اور نہ ~~کا~~ دادا دادی کا اور
نہ ماں باپ کا گو بیتے کے پرورش مین ہون اور نہ
چھوٹے بھائیون اور قرابتیون کا جو اوسکے پرورش
مین ہون ۔ ~~من کا~~

عورت اور بالغ و عاقل بچے جو عادۃً شوہر
اور باپکے پرورش مین ہوتے ہین اونکے بلا اذن (بے پروانگی)
اونکا فطرہ دیدیا تو ہو سکتا ہی ۔

بھاگے ہوے یا مقید باندی غلام کا فطرہ بھی واجب
نہین ہاں جب لوٹ آوین تو پچھلا فطرہ بھی دینا چاہیے ۔

فطرہ (عید) الفطر کے دن فجر صبح صادق کے
کے طلوع کے بعد واجب ہوتا ہی ۔

نماز گاہ کو جانے سے پہلے فطرہ دینا مستحب
ہی ۔

اگر فطرہ رمضان کے مہینہ مین یوم الفطر سے پہلے
دیدیا تو جائز ہی ۔ اگر یوم الفطر گذر جاے تو
فطرہ ساقط نہین ہوتا

چار چیزون سے فطرہ دیا جاتا ہی گیہون ۔
جو ۔ خرما ۔ زبیب (یعنی مویز جسکو منقی کہتے ہین) ۔
گیہون کا آٹا اور جو کا آٹا اور ہر یک کا ستو
اوسی کا حکم رکھتا ہی ۔

روٹی سے فطرہ دینا جائز نہین مگر باعتبار قیمت ۔

آٹا دینا اَوْلیٰ ہے گیہوں سے اور نقد قیمت
دینا اَوْلیٰ ہے آٹے سے۔
اور جو بیان ہوئے اونکے سوا اور غلّوں سے فطرہ
دینا جائز نہیں مگر بلحاظ قیمت۔
فطرہ کی مقدار جو ہر یک شخص کے لیے واجب ہے اگر
گیہوں یا اوسکا آٹا یا ستّو ہو تو نصف صاع ہے۔ اگر
جو یا خرما ہو تو ایک صاع اور زبیب یعنی منقی سے نصف صاع۔
صاع ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار آٹھ رطل بغدادی
کی ہے اور رطل بغدادی مساوی ہے بیس ۲۰ استار کا اور ایک
استار مساوی ہے ساڑھے چار مثقال کا۔

صاع کے وزن کو جدید وزن سے مطابق کرنا ضرور ہے

صدقۂ فطر اونہیں لوگوں کو پہنچتا ہے جنکو
زکوۃ پہنچائی جاتی ہے۔ ذمّی کو دینا بھی جائز ہے۔
یک شخص کا فطرہ دو یا چند مسکینوں کو دے
تو جائز ہے۔
ایسا ہی چند لوگوں کا فطرہ یک مسکین کو دینا
بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ فطرہ نصاب کی مقدار کو نہ پہنچا ہو۔
اپنے غلام کے زوجہ کو صدقۂ فطر دیا تو جائز
ہے گو غلام کے زوجہ کا نفقہ صاحب پر ہی ہے۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

زکاۃ کے تقسیم مین مقام کا لحاظ کرنا
چاہئے مثلاً صاحب مال ایک بلدہ مین ہو اور
مال جبکی زکوۃ واجب ہی دوسرے بلدہ مین
ہو تو جس بلدہ مین مال ہے وہین زکوۃ تقسیم
کرنا چاہئے۔ اگر اوس بلدہ سے زکوۃ کو دوسرے
بلدہ مین منتقل کیا تو مکروہ (یعنی برا) ہوگا
البتہ اگر زکواۃ دینے والے قرابت دار یا دوسرے
لوگ اپنے بلدہ والون سے زیادہ تر محتاج ہین تو
منتقل کرنا روا ہے۔ صدقۂ فطرہ مین صاحب فطرہ
کا لحاظ ہے وہ جہان ہو اوسی مقام مین فطرہ دینا

چھوٹے بچون کا فطرہ اور غلامون کا فطرہ جو
کسی پر لازم ہے وہ بھی جہان باپ اور مالک سے
دیا جائیگا بچون کے اور باندی غلام کے مقام کا
لحاظ نہ کیا جائیگا۔

اگر کوئی شخص زکوۃ جو واجب ہوگئی ہے
ادا کرے تو افضل یہہ ہے کہ اعلان واظہار
کرے دوسرے تطوع صدقات مین اخفا
اور اسرار افضل ہے۔

ایسا ہی اگر زکوۃ علانیہ دے تو اوسکے
کثرت مال کی ظالمین کو اطلاع ہوگی تو تب بھی
اخفا احسن ہے۔

یہہ ~~[illegible]~~ مسائل فتاوی عالمگیری۔ اور ہدایہ
اور کنز الدقائق ~~اور [illegible]~~ عینی اور شرح وقایہ
اور طحطاوی شرح درالمختار اور اشباہ والنظایر
سے منتخب کئے گئے ہین وباللہ التوفیق والیہ
المرجع والمآب وذالک فی المحروسہ حیدرآباد
الدکن صانہا اللہ من الفتن فی شہر شوال المکرم
سنۃ ثلث عشرۃ وثلثمائۃ بعد الالف
من ہجرۃ النبی المختار صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم